مطیع الرحمن عوف ندوی

مصر میں شیطانی فرقہ ایک نئے فتنہ کی داغ بیل

یوں تو اسلامی ممالک میں آئے دن نت نئے مسائل، فتنے اور اخبارات ورسائل کی شہ سرخیوں میں جگہ پانے والے حادثات ہوتے ہی رہتے ہیں جو مغربی ذرائع ابلاغ اسلام کے سلسلہ میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کے بہتر ذریعے ثابت ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی اسلامی ممالک کے امن وامان کو درہم برہم کرنے اور برسراقتدار افراد کو ملک کے استحکام کے بجائے دیگر امور میں اپنی توانائیاں صرف کرنے پر مجبور کرتے ہیں، لیکن ادھر چند سالوں سے مصر کے اندر اس طرح کے واقعات نے کچھ زیادہ ہی شدت اختیار کر رکھی ہے اور حکومت آئے دن اس طرح کے مسائل سے دوچار رہتی ہے۔

دوسال قبل مصر میں ایک کوریائی تنظیم نے قاہرہ میں ایک ڈرامہ شروع کیا تھا جو قیامت کی آمد اور مسیح علیہ السلام کے نزول اور دیگر منحرف عقائد کا حامل تھا، اور جس نے پورے ملک کے اندر بدامنی وانتشار پھیلا رکھا تھا، ابھی مصری حکومت نے اس تنظیم پر قابو پایا ہی تھا کہ اہرام مصر اور سورج کی پوجا کرنے والوں نے ملک میں ایک نئے فتنے کو جنم دیا، اور ایک بار پھر حکومت ان کے خلاف کاروائیوں اور ملک میں اس سے پیدا ہونے والے اثرات سے نمٹنے کے لئے کمربستہ ہوگئی۔ لیکن ادھر چند دنوں کے اندر مصر کے اندر جو کچھ پیش آیا وہ حد درجہ حیران کن، اور عجیب وغریب فتنہ ہے، خبروں کے مطابق وہاں ایک نیا فرقہ وجود میں آیا ہے جو شیطان کی پرستش کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کھلے عام نافرمانی کرتا ہے۔ اس فرقہ کی پرستش کا طریقہ یہ ہے کہ اس فرقہ کے افراد ہر قسم کے گناہوں کا ارتکاب اپنا فریضہ سمجھ کر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس طرح شیطان ان سے راضی ہوتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ شیطان زبردست طاقت وقوت کا مالک ہے، یہ لوگ منشیات کے استعمال اور جنسی انارکی اور دیگر گناہوں کو ثواب سمجھ کر اپناتے ہیں کہ اس سے ان کے خدا "شیطان" کے دل کو تسکین ہوتی ہے۔ تنظیم کا نام بھی انہوں نے "شیطان کے بندے" رکھا ہے۔ اس تنظیم کے بیشتر ارکان مصر کے بعض شہروں کے نوجوان ہیں جن میں اکثر بااثر، تعلیم یافتہ اور اہم عہدیداروں کے بیٹے ہیں، اس سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی عمر ۱۶ سے ۲۵ سال کے درمیان ہے۔ ان کے مطابق ۲۵ سال کی عمر میں موت ہونا یقینی ہے۔ اگر کوئی اس تحریک کا فرد اس عمر کو پار کر جائے اور خدا نخواستہ زندہ بچ جائے تو اسے

تنظیم کی رکنیت سے سبکدوش کردیا جاتا ہے۔

اب تک کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اب تک ۲، طالب علم اور، طالبات اس میں شامل ہیں، جو امریکن یونیورسٹی قاہرہ میں زیر تعلیم ہیں ۔ جن میں ۲۵ کے خلاف حکومت مصر نے گرفتاری کا وارنٹ جاری کردیا ہے۔

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کا مسلسل کیسٹ، ویڈیو فلم اور بعض لٹریچر کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے، جو اس تنظیم کے لوگ دیگر ممالک سے کرتے ہیں۔ یہ چیزیں ان لوگوں کے ذریعہ آتی ہیں جو برابر امریکہ اور یورپ کا سفر کرتے رہتے ہیں۔ اس تنظیم کی ظاہری علامت (مونوگرام) یہ ہے کہ اس کے متبعین اپنے خاص جلسوں میں ایک خاص قسم کا سیاہ رنگ کا لباس زیب تن کرتے ہیں، جس میں معکوس صلیب کی تصویر (شیطان کی علامت) کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس میں زنجیریں پڑی ہوتی ہیں اور اس کی شکل کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ وہ ایک کھوپڑی کے مانند معلوم ہوتی ہے۔ اور موسیقی فرقوں میں اس تنظیم کا بھی ایک گروپ ہے جس کے بارے میں معلوم ہوا کہ تنظیم کے شرائط کے مطابق گانوں پر مشتمل وہ رقص وسرود کی خاص محفلیں سجاتے ہیں۔ یہ مجلس بھاپ کے ماحول سے پر ہوتی ہے۔ اور اس کے شرکاء اس قدر رقص کرتے ہیں کہ تھک تھک کر گر پڑتے ہیں۔ درمیان میں وقفہ وقفہ سے وہ منشیات بھی استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد ایک نیم برہنہ نوجوان لڑکی کے جسم پر خنزیر، مرغی یا بچھو کو ذبح کرنے کی رسم ادا کی جاتی ہے اسطرح اسکا جسم خون سے لت پت ہوجاتا ہے۔ اور یہ اسے شیطان کے حضور نذر کرتے ہیں۔

دیگر ممالک میں رہنے والے اس تنظیم کے ارکان خصوصاً صدر دفتر امریکہ اور صہیونی آبادیوں سے مسلسل رابطہ کے لئے "انٹرنٹ" کا سہارا لیتے ہیں جو براہ راست ان کے مابین رابطہ کا سب سے زیادہ سہولت والا ذریعہ ہے، اس کے علاوہ سیاحت کے بہانے صہیونی اراکین بھی آتے جاتے رہتے ہیں، جو اس تنظیم کو فروغ دینے کے لئے مسلسل کوشاں وسرگرداں رہتے ہیں۔ مصری باشندے اور ذمہ داران اس فتنہ سے بہت زیادہ خوفزدہ اور پریشان ہیں اور اس کے تدارک اور خاتمہ کے لئے فکرمند ہیں۔ ان کے نزدیک اس سے اخلاقی کردار کی پستی بڑھتی جائے گی، اور ملک میں امن وامان کا فقدان ہوتا جائے گا۔

دوسری جانب اے۔ ایف۔ پی نے ۲۷ جنوری ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں اس نئی تنظیم کے بارے میں ایک خبر شائع کی ہے اور اس نے اس کے ذمہ دار کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"مصری حکومت نے اس فرقہ کے خلاف کاروائی شروع کردی ہے اور اس سے وابستہ افراد کو جوزیادہ ترنوعمرلڑکے ہیں، پکڑاجارہاہے۔ ان نوجوانوں کا تعلق خوشحال خاندانوں سے ہے، مصری میڈیا میں آج کل اس کی خبریں گرم ہیں، سرکاری حکام توصرف یہ کہہ رہے ہیں کہ ان نوعمروں کو الحادودہریت کاشکاربنایاجارہاہے اوریہ نظریہ باہرسے آیاہے۔ البتہ حکومت مخالف موقف رکھنے والے اخبارات کاکہناہے کہ مصرکے نوجوانوں کو بے راہ رواوربدکرداربنانے کی صہیونی سازش ہے اور اسرائیلی حکومت اس فرقہ کی خوصلہ افزائی کررہی ہے۔ اسلامی حلقوں کی رائے ہے کہ کچھ عرصہ سے اسلامی ذہن کے خلاف یورپ کے اشارے پرکی جانے والی کاروائیوں، مغربی میڈیااور اسرائیلی ثقافتی پروگراموں کو کھلی چھوٹ دینے کا نتیجہ ہے۔ نیزغیرجمہوری نظام اور جبروتشدد بھی اس کا ایک سبب ہے کہ مصرکی کوئی نظریاتی سمت نہیں ہے۔

★★★★★★★★★★★★

بقیہ ص ۴۴ سے

خواتین ایک حشربرپاکردیتی ہیں اور اسلامی معاشرہ اور اقدار پرکفریہ وارکرنے میں بھرپور بے حجابی کامظاہرہ کرتی ہیں۔

اس ناقابل معافی اور ناقابل تلافی جرم میں ہمارے اخبارات بھی برابر کے شریک ہیں۔ کہ وہ تھوڑے سے دنیاوی فائدہ کی خاطران مغرب پرستوں کے ساتھ معاشرہ بگاڑنے میں پورا پورا تعاون کرتے ہیں۔ معمول کے واقعات کو عجوبہ کے طورپر پیش کرتے ہیں۔ مادر پدر آزاد مغربی معاشرہ کے علمبرداروں کے بیانات سحرانگیز سرخیوں، دلچسپ جملوں اوردلفریب تصاویر کے ساتھ فرنٹ پیج پر چھاپتے ہیں۔ انہی کاروائیوں نے خاندانی نظام کو تباہی کے کنارے پر لاکھڑا کیا۔ بے حیائی کو فیشن کاروپ دیا۔ چنانچہ اب شریف زادے اورشریف زادیاں حیاء سے دامن چھڑانے کے لئے بے تاب نظر آرہے ہیں۔ انفرادی گناہوں کے بعد اب اجتماعی ابروریزی جیسےانسانیت سوز جرائم ہونے لگے ہیں۔ بلاشبہ یہ سب کچھ ہمارے ذرائع ابلاغ کے ناجائز ڈراموں، حیاسوز واقعات کی تشہیراور برہنہ فلمی تصاویر کے سرعام نمائش کا نتیجہ ہے۔

+++++++++++++++++++